اخذ و ترجمہ: سردار اعوان

طوطا چشم امریکہ

اینڈریو رابرٹس کا خیال ہے کہ جنرل مشرف نے مغرب پر بھروسہ کرکے اپنی پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔ مغرب کے ساتھ اچھائی کی سزا اس دنیا میں نہ ملے، یہ ممکن نہیں۔ عربوں کے ہاں کہاوت ہے: ''مغرب کی مخالفت کرو تو وہ تمہیں خرید لیں گے، ان کا ساتھ دو تو وہ تمہیں بیچ دیں گے''۔

شاہ ایران، رضا شاہ پہلوی ساری عمر مغرب کی دوستی کا دم بھرتے رہے لیکن جنوری ۱۹۷۹ء میں جب انہیں پناہ کی تلاش میں ملک سے بھاگنا پڑا تو امریکہ نے انہیں اپنے ہاں علاج کی غرض سے داخلہ دینے سے بھی انکار کردیا۔ چنانچہ اگلے ہی برس وہ قاہرہ میں ۶۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

وسطی امریکہ میں امریکی ایجنٹ اناسٹاسیو سوموزا (Anastasio Somoza) کو ۱۹۷۹ء میں نکارا گوا سے جہاں وہ اور ان کے والد کئی دہائیوں تک کمیونزم کے خلاف امریکہ کی جنگ لڑتے رہے تھے، ذلیل ہوکر نکلنا پڑا تو انہوں نے اگلے سال پیراگوئے میں جان سے تو ہاتھ دھو لئے مگر انہیں امریکہ میں رہنے کی اجازت نہ ملی۔ البتہ فلپائن میں ۲۰ برس تک کمیونزم کا راستہ روکے رکھنے والے فرڈیننڈ مارکوس اس لحاظ سے خوش نصیب ثابت ہوئے کہ ۱۹۸۶ء میں جب امریکہ کو ان کی مزید ضرورت نہ رہی تو انہیں زندگی کے بقیہ ایام ہونولولو میں بسر کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی گئی جہاں تین سال بعد وہ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

انگولا میں یونٹا (Unita) کے باغی لیڈر، جونس سومبی (Jonas Savimbi) کو لگ بھگ چوتھائی صدی اس خطے میں امریکی مفادات کی لڑائی لڑنے کے بعد ۱۹۹۲ء میں امریکہ نے مارکسسٹ MPLA حکومت کے ساتھ صلح کر لینے کا کہہ کر اس کی مالی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا تو اسے تنہا یہ لڑائی جاری رکھنے پر مجبور ہونا پڑا۔ جنرل مینوئیل نوریگا ۱۹۹۲ء سے جس جرم کی پاداش میں ۴۰ سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں، اس کا سی آئی اے کو بخوبی علم تھا لیکن اس کے باوجود امریکہ نے اسے کمیونسٹ مخالف آلہ کے طور پر استعمال کیا (گویا اپنے مقاصد کے حصول کیلئے کسی جرائم پیشہ شخص کو ساتھ ملانا کوئی برائی نہیں) جنرل اگاستو پنوچے کو، جنہوں نے ۱۹۷۳ء میں کمیونزم اور خانہ جنگی کے خلاف چلی کا دفاع کیا تھا، برطانیہ میں پورا ایک سال نظر بند رکھنے کے بعد وہاں سے نکال دیا گیا۔ چنانچہ جنرل پرویز مشرف کو مغرب سے ہرگز کسی خیر کی توقع نہیں ہونی چاہیے۔

(بشکریہ:The Spectator)